91305 ـ صرف لفظ جلالہ " اللہ " كا ذكر كرنا

سوال

میں نے ایك عالم دین سے صوفیوں كی بدعات كا تذكرہ سنا جس میں اس نے بیان كیا كہ وہ صرف لفظ جلالہ " اللہ " كا ذكر كرتے ہوئے اللہ اللہ كہتے ہیں، اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا كرنا ثابت نہیں، اور نہ ہی صحابہ كرام نے ایسا عمل كیا ہے، لیكن كیا رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا یہ فرمان نہیں ہے جس كا معنی یہ ہے كہ قیامت اس بندے پر قائم نہیں ہو گی جو اللہ اللہ كریگا، اور یہ ذكر صرف لفظ جلالہ پر مشتمل ہے، جسے رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذكر كرنے والے كی مدح سرائی كرتے ہوئے بیان كیا ہے، اور یہاں استثناء كرتے ہوئے كہا كہ قیامت سب سے بری اور شریر ترین لوگوں پر قائم ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صرف لفظ جلالہ كا ذكر كرنا یعنی " اللہ اللہ اللہ " كہنا بدعت ہے اور ان اذكار میں شامل ہوتا ہے جو جاہل قسم كے صوفیوں اور ان كی موافقت كرنے والوں نے ایجاد كیا ہے، نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ كرام سے اس كا ثبوت نہیں ملتا.

اس كا تفصیلی بیان ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (9389) اور (26867) كے جوابات گزر چكا ہے آپ اسكا مطالعہ ضرور كریں.

دوم:

بعض لوگ جو اس ذكر كی مشروعیت پر استدلال كرتے اور دلائل دیتے ہیں وہ صرف گرے پڑے شبہات ہیں جس سے اس قسم كا ذكر كی مشروعیت كبھی ثابت نہیں ہوتی ان دلائل درج ذیل دلائل شامل ہیں:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" قیامت اس وقت قائم ہو گی جب زمین میں كوئی اللہ اللہ كرنے والا نہ بچے گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (148).

اس حدیث میں صرف لفظ جلالہ " اللہ اللہ " کا ذکر کرنے کی کوئی دلیل نہیں ملتی اس کی کئی وجوہات ہیں:

1 - بعض روایات میں آیا ہے کہ:

" کسی لا الہ الا اللہ کہنے والے پر قیامت قائم نہیں ہو گی "

یہ روایت مسند احمد (3 / 268) اور صحیح ابن حبان (15 / 262) اور مستدرك حاکم (4 / 540) میں ہے، بلکہ یہ مسلم کی بھی ایك روایت ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے ابن ابی جعفر کی روایات سے نقل کیا ہے.

دیکھیں: شرح مسلم نووی (2 / 178).

یہ روایت پہلی روایت کی شرح کرتی ہے تو معنی یہ ہو گا: مؤحدین جو لا الہ الا اللہ کہنے والے ہونگے ان پر قیامت قائم نہیں ہو گی.

2 - اس حدیث سے یہ مراد لینا جائز نہیں کہ صرف لفظ جلالہ " اللہ اللہ " کرنے والے قیامت قائم نہیں ہو گی، اور اس کے علاوہ جو دوسرے ذکر کرتے ہونگے ان پر قیامت قائم ہو گی، کیونکہ اس سے انتہائی یہی گمان کیا جا سکتا ہے کہ اسم مفرد کا ذکر کرنا مستحب ہے نہ کہ فرض، تو پھر کسی ایسے امر پر قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا مدار کیسے ہو سکتا ہے جو صرف مستحب ہو؟!

3 - پھر عربی لغت بھی اس کی معاونت نہیں کرتی جو اس سے صرف اسم مفرد کا ذکر کرنے پر استدلال کرنا چاہتا ہو، کیونکہ صرف اسم مفرد کوئی تام معنی نہیں دیتا، اور اللہ کا ذکر کرنے کا معنی یہ ہے کہ اس میں ضروری اللہ کی تعریف اور حمد کی صفات پائی جانی چاہیے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لغت عرب کے اہل علم اور باقی ساری لغات کے عالم بھی اس پر متفق ہیں کہ صرف اکیلے نام پر سکوت بہتر اور صحیح نہیں، اور نہ ہی یہ مکمل اور تام جملہ ہے، اور نہ ہی مفید کلام بنتی ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10 / 564).

4 - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام اس حدیث سے اسم مفرد کا ذکر کرنا مستحب نہیں سمجھے، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایك سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس حدیث سے اس کا استنباط کیا ہو، اس استدلال کے باطل ہونے کے لیے یہی ایك دلیل کافی ہے.

5 ۔ پھر اس حدیث کی شرح میں علماء کرام کے اقوال تسلسل کے ساتھ ثابت ہیں لیکن کسی ایک سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے اس سے اسم مفرد پر استدلال کیا ہو.

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں:

" وہ اللہ اللہ کہتا ہے " لفظ جلالہ کی ہاء پر پیش پڑھے، لیکن بعض لوگ غلط پڑھتے ہوئےاس پر پیش نہیں پڑھتے " انتہی

دیکھیں: شرح مسلم نووی (2 / 178).

اور تحفۃ الاحوذی میں طیبی رحمہ اللہ کا قول منقول ہے:

" حتی لا یقال " کا معنی یہ ہے کہ اللہ کا نام نہ لیا جائے اور نہ ہی اللہ کی عبادت کی جائے " انتہی

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (6 / 375).

اور مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ کلمہ نہیں بولا جائیگا، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حقیقی طور پر اللہ کا ذکر نہیں کیا جائیگا، گویا کہ قیامت جب تک زمین میں کوئی کامل انسان ہے قیامت قائم نہیں ہو گی، یا پھر تکرار اس سے کنایہ ہے کہ کسی برائی پر دل سے بھی انکار نہیں کیا جائیگا؛ کیونکہ جو کوئی کسی برائی کو دیکھ کر اس کا انکار کرتا اور اسے روکتا ہے تو اس کی قباحت کی بنا پر " اللہ اللہ " کہتا ہے.

تو معنی یہ ہوا کہ: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک برائی کو روکنے والا موجود ہو گا " انتہی

دیکھیں: فیض القدیر (6 / 417).

اور شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کا معنی یہ نہیں کہ مسلمان بیٹھ کر صرف اللہ کے اسم مفرد " اللہ اللہ " کا ذکر کرنے لگے، اور سو بار " اللہ اللہ " کہے، جیسا کہ اکثر طرق سے منسلك لوگ کرتے ہیں، اور اس کی شرح و تفسیر مسند احمد کی روایت میں پائی جاتی ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ:

" جب تك زمین میں کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا ہو گا قیامت قائم نہیں ہو گی "

لہذا پہلی روایت میں لفظ مفرد توحید سے کنایہ ہے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ جب تك اللہ کی عبادت کرنے والا ایك بھی شخص زمین میں ہو گا قیامت قائم نہیں ہو گی.

اور اس کی صراحت ابن سمعان کی حدیث میں موجود ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، اس میں بیان ہوا ہے کہ جب اللہ تعالی قیامت کرنا چاہے گا تو ایك پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کر لےگی، تو زمین پر صرف شریر قسم کے لوگ ہی رہ جائینگے، اور ان لوگوں پر قیامت قائم ہو گی"

اور اس میں زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ یہ ذکر مستحب ہے، تو کیا مستحب ترك کرنے والے پر ہی قیامت قائم ہو گی، یعنی جب سب مسلمان اپنے واجبات و فرائض کی ادائیگی کرتے رہیں اور ان کے عقائد صحیح ہوں، لیکن انہوں نے اس مستحب معاملہ میں خلل پیدا کیا تو ان پر قیامت قائم ہو جائیگی ؟! " انتہی

سماعت فرمائیں: کیسٹ فتاوی جدۃ کیسٹ نمبر (6) ساٹھ منٹ.

واللہ اعلم .